السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں اشہد ان لاالہ الااللہ کے موقع پر انگشت سبابہ کا صرف اوپر کی جانب ایک بار اٹھاناثابت ہے یا کہ اس کو دوتین بار حرکت دینا جیسا کہ اکثر حنفی مولویوں کو میں نے دیکھا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عندالحنفیہ تشہد میں کلمہ کی انگلی کے اٹھانے کے صورت یہ ہے کہ : جب نمازی قعدہ اولیٰ یااخیرہ میں بیٹھے توبائیں ہاتھ کی طرح دائیں ہاتھ کو بھی ران پر گھٹنے کے قریب پھیلا کر رکھے ۔ پھر جب التحیات میں ''اشہد ان لاالہ الااللہ،، کے قریب پہنچے تودائیں ہاتھ کی دوانگلیوں خنصراور بنصر کوموڑے اوربیچ کی انگلی وسطی اورانگوٹھے کوملاکر حلقہ بنالے اور ''لاالہ،، پرپہنچ کرکلمہ انگلی سبابہ کواوپر کی طرف اٹھائے اور ''الااللہ،، پرپہنچ کرگرادے یعنی : ران پر رکھ دے ، پھر دوبارہ سبابہ کونہ اٹھائے اورنہ اس کوحرکت دے ہاں خنصراور بنصر کوحسب دستور موڑے رہے اوروسطیٰ وابہام کا حلقہ بھی بدستورسلام پھیرنے تک قائم رکھے ۔

قال ابن الهمام فی فتح القدیر : ''لاشک أن وضع الکف مع قبض الأصابع لایتحقق حقیقة، فالمراد واللہ أعلم وضع الکف ثم قبض الاصابع بعد ذلک الاشارة، وهو المروي عن محمد وکذا عن أبي یوسف فی الأمالی،، انتہی .

وقال القاری فی تزیین العبارة : ''المعتمد عندنا لایعقد إلا عند الإشارة لإختلاف ألفاظ الحدیث، وبما اخترنا یحصل الجمع بین الأدلة، فإن بعضها یدل علی أن العقد من أول القعود، وبعضها یشیر إلی أنه لا عقد أصلا مع الإتفاق علی تحقیق الإشارة ،، انتہی تزیین العبارة. وقال القاری فی المرقاة : ''وعندنا یعني : الحنفیة، یرفعها عند لاالہ، ویضعها عند إلا اللہ، لمناسبة الرفع المنفي، وللأئمة الوضع للإثبات، ومطابقته بین القول والفعل حقیقة،، انتہی. وقال صاحب الأوجز : ''لایحرک الإصبع عندنا الحنفیة، وکذا عند الحنابلة کما فی المغنی، وهو المفتی به عند الشافعیة،، (1/257) .

لیکن احادیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتاہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں تشریف لے جاتے ، تو (حسب بیان وتصریح احادیث مختلفہ) اسی وقت سے انگیاں موڑلیتے اورسبابہ سے اشارہ کرتے ، یعنی : کسی ایک روایت سے بھی یہ نہیں ثابت ہوتاکہ جب اشہد ان لا الہ الخ کے قریب پہنچتے ہوں تب موڑتے ہوں ، اورحسب بیان حنفیہ ''لاالہ،، پررفع اور ''الا اللہ،، پروضع سبابہ اختیار کرتے ہوں ۔ عموماً احادیث میں یہ آتا ہے جلس ووضع وقبض ، وأشار بالسبابة کسی روایت سے صراحتاً خاص ''لاالہ الا اللہ،، پراشارہ کی تعیین ثابت نہیں ہوتی ۔ پس ظاہر ہے کہ اشارہ بالسبابہ ابتداء قعود سے ہونا چاہیے ، ہاں اشارہ بالسبابہ کی حکمت بظاہر یہ ہے کہ اقرار بالتوحید لسانی کی تائید فعل (اشارہ) سے بھی ہوجائے یعنی : قول وفعل میں مطابقت ہوجائے جیسا کہ بیہقی کی بعض روایت میں وارد ہے : ''یوحد بها ربه،، یا ''یشیر بها الی التوحید،، لیکن اس روایت سے یہ نہیں ثابت ہوتاکہ خاص ''لا الہ الااللہ،، پرپہنچ کراشارہ ہوناچائیے ۔ ونیز ظاہر احادیث سے یہ معلوم ہوتاہے کہ یہ اشارہ آخر قعدہ تک مستمروباقی رہنا چاہیے پس ''الااللہ،، پرسبابہ کوگرادینا صحیح نہیں ہے کہ ضع سبابہ اشارہ کے منافی ہے ۔

تحریک سبابہ کے بارے میں دومتعارض روایتیں واردہیں ۔ روی ابوداوٗد (کتاب الصلاة باب الاشارة فی التشهد (989) 1 603) والنسائی (کتاب الافتتاح باب الاشارة بالاصبع فی التشهد الاول 1 237) ''عن عبداللہ بن الزبیر قال : کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یشیر باصبعه إذا دعا ولایحرکها،، وروی النسائی (کتاب الافتتاح باب موضع الیدین عند الجلوس للتشهد الاول 1/236) عن وائل مرفوعا فیه ''فحرکها،، وجمع بینهما البیهقی : ''بأنه یحتمل أن یکون المراد بالتحریک ، الإشارة بها لا تکریر تحریکها، فالمراد بالحرکة حرکة الإشارة لا حرکة أخری بعد الاشارة، وبالجملة المراد بالتحریک هو الرفع لا غیر،، (السنن الکبري 2/132) . وجمع بعضهم بین هاتین الروایتین ، بأن المراد بالتحریک تحریکها فی بعض الاحیان من غیر تکثیر وتکریر، وبعدم التحریک عدم تحریکها دائما علی سبیل الإستمرار، وهذا هو الظاهر عنده واللہ اعلم بالصواب . (مصباح بستی)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 259

محدث فتویٰ